سوال

(375) جن کے لیے احرام کے بغیر میقات سے گزرنا جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کس کے لیے احرام کے بغیر میقات سے گزرنا جائز اور کس کے لیے ناجائز ہے؟ اور جو شخص احرام کے بغیر میقات سے گزر جائے تو اس کے لیے کیا لازم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح حدیث میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کرتے ہوئے فرمایا:

(ہن لہن ‘ولمن اتی علیہن من غیر اہلہن ‘ممن اراد الحج والعمرۃ ‘فمن کان دونہن فمن اہلہ ‘حتی اہل مکۃ یہلون منہا) (صحیح البخاري ‘الحج ‘باب مہل اہل مکۃ للحج والعمرۃ ‘ ح: 1524 وصحیح مسلم ‘الحج ‘باب مواقیت الحج ‘ ح: 1181)

’’یہ ان علاقوں کے باشندوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے بھی جو یہاں کے باشندے تو نہ ہوں لیکن یہاں سے حج اور عمرہ کے ارادہ سے گزریں۔‘‘

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جو شخص حج یا عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے ان میں سے کسی ایک میقات کے پاس سے گزرے تو اس کے لیے احرام لازم ہے اور اگر اس کا ارادہ و نیت حج اور عمرہ کا نہ ہو بلکہ وہ کسی عزیز سے ملنے یا کسی اور خاص کام کے لیے مکہ جا رہا ہو تو اس کے لیے احرام کے بغیر میقات سے گزرنا جائز ہے۔ اسی طرح ایندھن اور ڈاک لے جانے والوں اور گاڑیوں کے ڈرائیوروں وغیرہ کے لیے بھی یہاں سے بغیر احرام کے گزرنا جائز ہے لیکن اس شخص کے لیے ہرگز جائز نہیں جو حج یا عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ جا رہا ہو۔ حج اور عمرہ کے لیے جانے والا اگر کوئی شخص احرام کے بغیر میقات سے گزر جائے تو اس کے لے ی لازم ہے کہ وہ واپس آئے اور میقات سے احرام باندھے۔ اگر کوئی شخص ہوائی جہاز سے سفر کے ذریعے جدہ اترے تو وہ گاڑی پر سفر کر کے اہل نجد کے میقات پر چلا جائے اور وہاں سے احرام باندھ کر آئے اور اگر اس کا حج و عمرہ کا ارادہ ہو اور وہ جدہ سے احرام باندھ لے تو اس صورت میں احرام کے بغیر میقات سے گزرنے سے کفارہ کے طور پر دم لازم ہو گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک : ج 2 صفحہ 274

محدث فتوی